18

کوئی جماعت وقفِ جائیداد و آمد کی فہرستیں نامکمل نہ بھیجے

(فرمودہ 16 مئی 1947ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''آج مجھے ایک ضروری کام کی وجہ سے یہاں آنے میں دیر ہوگئی ہے اِس لئے مَیں صرف چند منٹ ہی بول سکتا ہوں۔

پچھلے کئی ہفتوں سے مَیں جماعت کو حفاظتِ قادیان کے چندہ کے متعلق توجہ دلا رہا ہوں۔ پرسوں ناظر صاحب بیت المال اِس بارہ میں مجھے ملے تھے اور انہوں نے گفتگو کے دوران میں مجھے بتایا تھا کہ زمیندارہ جماعتوں میں سے دس فیصدی جماعتوں کے وعدے آچکے ہیں اور شہری جماعتوں میں سے صرف پانچ فیصدی کے قریب جماعتیں ایسی ہونگی جن کے وعدے آئے ہیں۔ یہ بات نہایت ہی قابل تعجب ہے اس لئے کہ زمیندار آجکل فصل کی کٹائی کی وجہ سے اور گندم نکالنے کی وجہ سے بہت زیادہ مشغول ہوتے ہیں۔ اگر ایسے وقت میں ان کی طرف سے کوئی غلطی یا کوتاہی ہو بھی جائے تو وہ معذور سمجھے جانے کے قابل ہوتے ہیں کیونکہ انکے سارے سال کی محنت کا پھل گندم کی کٹائی سے وابستہ ہے۔ اگر ان کے دل میں یہ خیال آجائے کہ ہم فصل کی کٹائی اور گندم سنبھال چکنے کے بعد اپنے وعدے بھجوا دینگے تو یہ ان کی کمزوری تو ضرور ہوگی مگر جائز اور معقول کمزوری ہوگی۔ ہمارے ملک میں مثل مشہور ہے کہ کوئی زمیندار اپنی فصل کاٹ رہا تھا کہ اسکی ماں مرگئی۔ اسے جب والدہ کی وفات کی اطلاع دی گئی تو اس نے کہا ماں کو دفن کر دو مَیں فصل کی کٹائی چھوڑ کر نہیں آسکتا۔ درحقیقت فصل کی کٹائی کا وقت ایسا ہوتا ہے کہ زمیندار کی

سارے سال کی کمائی اور سارے سال کی خوراک اس سے وابستہ ہوتی ہے اور اِس سے غفلت اُس کے لئے اور اُس کے سارے خاندان کے لئے ہلاکت کا موجب ہوتی ہے۔ اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ منظّم رنگ میں کام کرنے والے ایسے مصروفیت کے زمانہ میں بھی کچھ نہ کچھ وقت ہنگامی کاموں کے لئے نکال لیتے ہیں۔ لیکن ہمارا ملک ایسا منظّم کہاں ہے اور ہمارے ملک میں وقت کی پابندی کرنے والے کتنے لوگ ہیں۔ ایک تربیت یافتہ قوم یا ایک تعلیم یافتہ قوم کے لوگوں سے تو یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے کاموں کی ایسے رنگ میں تقسیم کریں کہ باوجود شدید مصروفیت کے وہ بعض دوسرے کاموں کے لئے بھی اپنا وقت نکال سکیں۔ لیکن ہمارے ملک کے لوگ اپنے اوقات کی ایسے رنگ میں تقسیم نہیں کرتے کہ وہ عمدگی سے کام بھی کرسکیں اور کچھ وقت اَور کاموں کے لئے بھی بچالیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو یہ امر اُن کے لئے ممکن ہے۔ مگر وہ اپنی سابقہ عادات ورسوم کی وجہ سے ان دنوں ایسے مصروف ہوتے ہیں کہ انکے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہوتا کہ وہ اسے کسی اَور کام پر خرچ کرسکیں۔ اس لئے اگر زمیندار جماعتیں ایک حد تک کوتاہی کریں تو یقیناً وہ اس حد تک کوتاہی کی مرتکب نہیں ہونگی کہ وہ ملامت کی مستحق سمجھی جاسکیں۔ مگر شہری جماعتوں کے لئے ایسی کوئی مجبوری نہیں ہے۔ سوائے چند شہروں کے کہ جن میں کرفیو نافذ ہے باقی تمام شہر اور قصبات آزاد ہیں اور سب لوگ آزادی کے ساتھ کام کررہے ہیں۔ پس یہ بات نہایت ہی قابلِ افسوس ہے کہ شہری جماعتوں کی طرف سے ابھی بہت کم وعدے وصول ہوئے ہیں۔ بلکہ ابھی تک دہلی اور لاہور کی جماعتوں کی لسٹیں بھی پوری طرح نہیں پہنچیں۔ مَیں نے پرسوں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ان دونوں جماعتوں کی طرف سے نہایت نامکمل فہرستیں آئی ہیں اور شاید نصف سے بھی زیادہ آدمی ابھی ایسے باقی ہیں جن سے تاحال وعدے نہیں لیے گئے۔ اور شاید وہ نصف بلکہ اس سے بھی کم وعدے بھیج کر ہی تسلی پاچکے ہیں کہ ہم نے اپنے وعدوں کی لسٹیں بجھوادی ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے بار بار اعلان کیا ہے ہماری طرف سے صرف یہی شرط نہیں کہ مثبت وعدے بھجوائے جائیں بلکہ یہ بھی شرط ہے کہ لسٹوں میں اس بات کی بھی تصریح کی جائے کہ فلاں فلاں شخص نے وعدہ نہیں کیا اور اس تحریک میں شامل ہونے سے انکار کرتا ہے تاکہ ہمیں اس بات کا علم ہوسکے کہ کمزوری ان کے افسروں کی ہے جو ان کے پاس پہنچتے نہیں یا کارکنوں کی ہے جنہوں نے

ان سے وعدے نہیں لیے۔ یا جماعت کے افراد کی سُستی ہے۔ یوں تو اگر کسی جماعت کے کارکن غفلت سے کام لینے والے ہوں تو ہوسکتا ہے کہ وہ پانچ کے وعدے بھجوا دیں اور باقی لوگوں کے متعلق بغیر نام کی تصریح کے یہ لکھ دیں کہ وہ چندہ نہیں دیتے۔ حالانکہ اصل حقیقت یہ ہوگی کہ وہ وعدہ لینے کے لئے ان کے پاس گئے ہی نہیں ہونگے۔ پس چونکہ اِس طرح کارکن اپنی غفلت پر پردہ ڈال سکتے ہیں اِس لئے ہماری طرف سے یہ ہدایت ہے کہ نہ صرف وعدہ دینے والوں کے نام بھیجے جائیں بلکہ جماعت کی نام بنام لسٹ دیکر یہ بھی تصریح کی جائے کہ کس کس نے اس تحریک میں شامل ہونے سے انکار کیا ہے؟ اِس طرح کارکنوں کی ہوشیاری اور غفلت کا بھی پتہ لگ جائیگا اور لسٹیں بھی صحیح طور پر مکمل ہوں گی۔ مثلاً جب وہ دیکھیں گے کہ فلاں شخص چندہ نہیں دیتا تو بعد میں تحقیق کر کے معلوم کیا جا سکے گا کہ اصل حقیقت کیا تھی۔ پس صرف یہی کافی نہیں کہ جماعتیں مثبت لسٹیں بھجوائیں بلکہ وہ منفی کے پہلو کا بھی خاص طور پر خیال رکھیں اور جب بھی وہ کوئی لسٹ بھیجیں ان کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ اس میں لکھیں کہ ان ناموں کے سوا ہماری یہاں کی جماعت میں اور کوئی احمدی نہیں۔ یہ کہ فلاں فلاں احمدی اَور ہیں جو حصہ لینے سے انکاری ہیں۔ اور اگر کوئی آدمی رہ جائیگا تو یقیناً اس جماعت کے افسر اس بات کے ذمہ دار ہوں گے کہ وہ جواب دیں کہ آیا وہ اُس شخص کے پاس نہیں پہنچے یا پہنچنے کے باوجود اس نے شامل ہونے سے انکار کیا تھا۔ اور اگر انکار کیا تھا تو پھر بھی اُس کا نام انہوں نے لسٹ میں کیوں درج نہ کیا۔ اگر تو کارکن جماعت کے کسی فرد یا افراد کے پاس نہیں پہنچے ہوں گے تو کارکنوں کا جُرم ثابت ہو جائیگا اور وہ لوگ بَری ہو جائیں گے۔ اور اگر کارکن تو ان کے پاس پہنچے ہوں گے لیکن انہوں نے اس تحریک میں حصہ لینے سے انکار کیا ہوگا تو کارکن بری الذمہ سمجھے جائیں گے اور وہ مجرم۔

آج 16 تاریخ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ میعاد میں سے اب صرف پندرہ دن باقی ہیں۔ اور پندرہ دنوں کی میعاد بہت تھوڑی ہے۔ بعض جماعتیں جن میں پچاس پچاس، سوسو، ڈیڑھ ڈیڑھ سو اور دو دو سو افراد ہوتے ہیں اُن میں سے ہر ایک کے پاس جانا اور اُن سے وعدہ لینا بہت بڑا وقت چاہتا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اس بارہ میں ابھی ہماری جماعت کے اندر اتنی بیداری پیدا نہیں ہوئی کہ اُسے بار بار کی یاد دہانیوں کی ضرورت نہ ہو۔ پس مَیں اِس خطبہ کے ذریعہ ایک بار

پھر قادیان کی جماعت کو اور گورداسپور کی جماعتوں کو اور بیرون جات کی تمام جماعتوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اس عظیم الشان ثواب سے محروم رہ جائیں۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک بھی ہمارے سلسلہ کی اَور تحریکوں کی طرح اپنے اندر خدا تعالیٰ کی بہت بڑی حکمتیں رکھتی ہے۔ اور اِس کی خوبیاں صرف اس کی ذات تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ ایک بنیاد ہے آئندہ بہت بڑے اور عظیم الشان کاموں کو سرانجام دینے کی۔ اور مَیں دیکھ رہا ہوں کہ یہ کوئی اتفاقی تحریک نہیں بلکہ اِس تحریک کے ذریعے ہماری جماعت کی ترقی اور سلسلہ کے مفاد کے لئے بعض نہایت ہی عظیم الشان کاموں کی بنیاد رکھی جارہی ہے۔ گو اَب تک لوگ اِس تحریک کی اہمیت کو نہیں سمجھے لیکن دو چار سال تک اس کے کئی عظیم الشان فوائد جماعت کے سامنے آنے شروع ہو جائیں گے۔ جیسے تحریک جدید کو جب شروع کیا گیا تھا تو اُس وقت اُس تحریک کی خوبیاں جماعت کی نگاہ سے مخفی تھیں مگر اب نظر آ رہا ہے کہ اس تحریک کے ذریعے دنیا بھر میں تبلیغِ اسلام کا کام نہایت وسیع پیمانہ پر جاری ہے اور سینکڑوں لوگ اسلام کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رہے ہیں۔ یہ تحریک جدید کا ہی نتیجہ ہے کہ ایک انگریز نَومسلم جنہوں نے اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کی ہوئی ہے دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان آئے ہیں۔ پھر یہ تحریک جدید کا ہی نتیجہ ہے کہ اسی ہفتہ غیر ممالک سے دو اَور افراد کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ بھی تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان آنا چاہتے ہیں۔ ایک اطلاع تو ایک جرمن نَومسلم کے متعلق ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ قادیان میں تعلیم حاصل کریں اور پھر اپنے ملک میں تبلیغ کریں۔ دوسرے اسی ہفتہ میں امریکہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک امریکن نَومسلم نے بھی اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ مَیں قادیان جا کر دینی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ دیکھو! یہ کتنی عظیم الشان تحریک ہے کہ غیر ممالک کے نَومسلم بھی یہاں آ کر دینی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جب یہ لوگ یہاں سے دینی تعلیم حاصل کر کے واپس اپنے ملک میں جائیں گے تو اُن کے لئے اپنے ملک کے لوگوں کو سمجھانا آسان ہوگا۔

غرض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے جتنے کام مجھ سے لئے ہیں اُن تمام کاموں کے متعلق مَیں دیکھتا ہوں کہ درحقیقت وہ بنیاد ہوتے ہیں بعض آئندہ عظیم الشان کاموں کی۔ اسی طرح یہ

تحریک بنیاد ہوگی آئندہ تعمیر ہونے والی عظیم الشان اسلامی عمارات کی۔ جس طرح مَیں نے وقفِ جائیداد کی تحریک کی تھی جو درحقیقت بنیاد تھی آج کی تحریک کے لئے مگر اُس وقت لوگ اِس تحریک کی حقیقت کو نہیں سمجھے تھے۔ کچھ لوگوں نے تو اپنی جائیدادیں وقف کر دی تھیں مگر باقی لوگوں نے خاموشی اختیار کر لی۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اپنی جائیدادیں وقف کی تھیں وہ بھی بار بار مجھے لکھتے تھے کہ آپ نے وقف کی تحریک تو کی ہے اور ہم اس میں شامل بھی ہو گئے ہیں لیکن آپ ہم سے مانگتے کچھ نہیں۔ انہیں مَیں کہتا تھا کہ تم کچھ عرصہ انتظار کرو۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ وقت بھی آجائیگا جب تم سے جائیدادوں کا مطالبہ کیا جائیگا۔ چنانچہ دیکھ لو اس تحریک سے خدا تعالیٰ نے کتنا عظیم الشان کام لیا ہے۔ اگر عام چندہ کے ذریعہ اِس وقت جماعت میں حفاظتِ مرکز کے لئے تحریک کی جاتی تو مَیں سمجھتا ہوں کہ لاکھ دو لاکھ روپیہ کا اکٹھا ہونا بھی بہت مشکل ہوتا مگر چونکہ آج سے تین سال پہلے وقف جائیداد کی تحریک کے ذریعہ ایک بنیاد قائم ہو چکی تھی اِس لئے وہ لوگ جنہوں نے اِس تحریک میں اُس وقت حصہ لیا تھا وہ اِس وقت مینار کے طور پر ساری جماعت کے سامنے آ گئے اور انہوں نے اپنے عملی نمونہ سے جماعت کو بتایا کہ جو کام ہم کر سکتے ہیں وہ تم کیوں نہیں کر سکتے۔ چنانچہ جب ان کی قربانی پیش کی گئی تو ہزاروں ہزار اَور لوگ ایسے نکل آئے جنہوں نے ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی جائیدادیں وقف کر دیں۔ پس جس طرح وہ تحریکِ جدید بنیاد تھی بعض اَور عظیم الشان کاموں کے لئے۔ اُسی طرح حفاظتِ مرکز کے متعلق جو تحریک چندہ کے لئے کی گئی ہے یہ بھی آئندہ بعض عظیم الشان کاموں کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ اور جس وقت یہ تحریک اپنی تکمیل کو پہنچے گی اُس وقت مالی لحاظ سے جماعت کی قربانیاں اپنے کمال کو پہنچ جائیں گی۔

درحقیقت جانی قربانی کا مطالبہ وقفِ زندگی کے ذریعے کیا جا رہا ہے اور مالی قربانی کا مطالبہ چندوں کے ذریعہ کیا جا رہا ہے۔ اور اب جائیدادوں اور آمد کے وقف کے ذریعہ تمام جماعت کو مالی قربانی کے ایک بہت ہی بلند مقام پر کھڑا کیا جا رہا ہے۔ پھر شاید وہ وقت بھی آ جائے کہ سلسلہ ہر شخص سے اسکی جان کا بھی مطالبہ کرے۔ اور جماعت میں یہ تحریک کی جائے کہ ہر شخص نے جس طرح اپنی جائیداد خدا تعالیٰ کے لئے وقف کی ہوئی ہے اُسی طرح وہ اپنی زندگی بھی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے تا کہ ضرورت کے وقت اس سے کام لیا جا سکے۔ مال کی قربانی کی ابتدا

ہو چکی ہے۔ پھر جان کی قربانی کا مطالبہ کیا جائیگا۔ پھر مالی قربانی کا مطالبہ پہلے سے بھی زیادہ کیا جائیگا۔ اور پھر جان کی قربانی کا مطالبہ بھی زیادہ سے زیادہ کیا جائیگا۔ یہاں تک کہ ہماری قربانیاں ایسے مقام پر پہنچ جائیں جس مقام پر گزشتہ انبیاء کی جماعتوں کی قربانیاں پہنچی تھیں۔ بلکہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں بہتوں سے بڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرمائے تا کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ فضل نازل ہو کر اسلام اور احمدیت کو دنیا میں قائم کر دے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ۔"

(الفضل 22 مئی 1947ء)